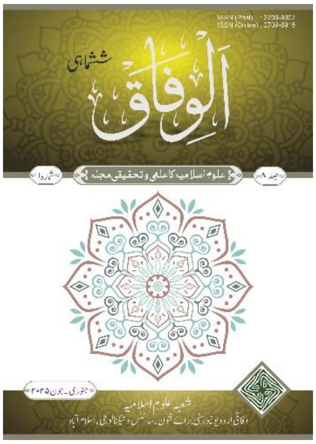

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 8, Issue 1 (January - June 2025)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Article: عصر حاضر کے معروف سائبر کرائم کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

A Review of Prevalent Cybercrimes in the Modern Era through the Prism of Islamic Teachings

Authors: Abdul Ghaffar Abbasi

Affiliations: Al-Hamd Islamic University, Barakaho, Islamabad.

Published: 30-June-2025

Article DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1.u1

QR Code:

Citation: Abdul Ghaffar Abbasi, "عصر حاضر کے معروف سائبر کرائم کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ A Review of Prevalent Cybercrimes in the Modern Era through the Prism of Islamic Teachings" *Al-Wifaq*, no. 8.2 (June 2025): 1–16, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1.u1

Copyright Information: A Review of Prevalent Cybercrimes in the Modern Era through the Prism of Islamic Teachings © 2025 by Abdul Ghaffar Abbasi is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information: Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

Indexing

عصر حاضر کے معروف سائبر کرائم کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

A Review of Prevalent Cybercrimes in the Modern Era through the Prism of Islamic Teachings

عبدالغفار عباسی

ایم فل سکالر، الحمد اسلامک یونیورسٹی، بارہ کہو، اسلام آباد

ABSTRACT

The rapid advancement of modern technology has profoundly impacted various facets of human life while simultaneously introducing complex challenges, notably cybercrime. Activities such as financial fraud, hacking, data theft, and the dissemination of illicit material not only harm individuals but also pose significant threats to social and moral values. This study examines the prevention of cybercrime through the lens of Islamic teachings, proposing a normative framework to address these contemporary challenges. Sharia, with its comprehensive guidance, ensures the protection of human dignity, security, and well-being, emphasizing the responsible use of technology. The research underscores the critical importance of robust legal measures and ethical education, derived from Islamic principles, to combat cybercrime effectively. Drawing upon Quranic injunctions, particularly from Surah An-Nur and Surah Al-Hujurat, it extracts foundational principles for safeguarding privacy and ensuring integrity in digital interactions. The traditions of the Prophet Muhammad (PBUH), which stress honesty, truthfulness, justice, and respect for the rights of others, are highlighted as essential pillars for cybercrime prevention. The article delineates prevalent forms of cybercrime, analyzes their socio-ethical ramifications, and offers practical solutions grounded in an Islamic perspective. In conclusion, the research asserts that adherence to Islamic teachings is imperative at both individual and societal levels, as it is indispensable for preventing cybercrime and fostering a culture of integrity and accountability in the digital era.

KEYWORDS:

Cybercrime Prevention, Islamic Teachings / Islamic Perspective, Digital Ethics, Socio-Ethical Ramifications

تعارف

عصر حاضر میں سائنس و ٹیکنالوجی نے زندگی کے ہر شعبے میں ترقی اور جدت کی راہیں کھول دی ہیں، مگر اسی ترقی

کے ساتھ تخریب اور جرائم کے نئے ذرائع بھی وجود میں آچکے ہیں۔ جنگی آلات جیسے ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، فائٹر جیٹ اور آبدوز کے ساتھ ساتھ جرائم کے نئے پلیٹ فارم جیسے ڈارک ویب، ہیکنگ، ڈیٹا چوری اور ڈیجیٹل فراڈ بھی ابھرے ہیں۔ اب حملے یا جرائم کے لیے زمینی میدان کی ضرورت نہیں رہی بلکہ انٹرنیٹ کے ذریعے انجام پانے والے سائبر حملے افراد، اداروں اور حتیٰ کہ قوموں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں، جن کے محرکات مال و دولت کی حرص، ذاتی عداوتیں، نظریاتی اختلافات اور سیاسی تنازعات ہیں۔ شریعت مطہرہ ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے اور اسلام دشمنی میں بھی حدود و ضوابط کی پابندی کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات واضح ہیں کہ کسی کے جان، مال یا عزت کو نقصان پہنچانا ممنوع ہے، اور مسلمان وہ ہے جس کے زبان و ہاتھ سے دوسروں کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک مثالی فلاحی معاشرہ قائم کیا جہاں دشمنی کو محبت اور بھائی چارے میں بدل دیا گیا۔ قرآن میں بھی اہل ایمان کو عدل و انصاف کی پابندی کی ہدایت دی گئی ہے اور دشمنی میں بھی حق پر قائم رہنے کا سبق دیا گیا ہے۔ باوجود مادی ترقی کے، خوف، بے چینی اور معاشرتی مسائل انسان کی زندگی سے سکون چھین رہے ہیں، خاص طور پر نوجوان نسل کی تعمیری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کی اصل وجہ دین اسلام سے دوری اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عدم رعایت ہے۔ ان مسائل کا حل صرف اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔

سائبر کرائم کی لغوی تعریف

سائبر کرائم انگریزی زبان کا لفظ ہے، جو دو الفاظ سائبر اور کرائم سے مل کر بنا ہے۔ لہذا اس لفظ کا لغوی معنی سمجھنے کے لیے ان دونوں الفاظ کا الگ الگ معنی بیان کرنا ضروری ہے۔

> "پہلا لفظ سائبر جس کا معنی کمپیوٹر اور کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔ یہ دراصل ایک سابقہ ہے جو دیگر الفاظ کے ساتھ مل کر ایک مکمل معنی دیتا ہے۔ جس کا مفہوم ہے ایک ایسا الیکٹرانک ماحول جس میں آن لائن روابط کی سہولت میسر ہو۔"(1)

سائبر کرائم کی اصطلاحی تعریف

رامی وحید منصور نے سائبر کرائم کو اصطلاحاً ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

> سائبر کرائم وہ غیر قانونی سرگرمیاں ہیں جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے انجام دی جاتی ہیں، جیسے معلومات چرانا، ہیکنگ، بلیک میلنگ اور مالی دھوکہ دہی۔ یہ جرائم فرد کی ذاتی زندگی، معاشرتی امن اور ملکی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ ٹیکنالوجی کے فروغ کے ساتھ ان میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے ماہرین اور تعزیراتی قوانین کے ماہرین سائبر کرائم کی

1. www.cyberdefinitions.com, extracted on April 24, 2025

کسی ایک متعین تعریف پر متفق نہیں، ایک فریق اس کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے: "سائبر کرائم سے مراد وہ تمام غیر قانونی سرگرمیاں ہیں جو معاشرے کے لیے نقصان دہ ہوں اور کمپیوٹر کے ذریعے انجام دیے جائیں۔" جبکہ بعض ماہرین کی رائے یہ ہے صرف کمپیوٹر کا لفظ کافی نہیں بلکہ تفصیلی تعریف ضروری ہے، بلکہ یہ اضافہ لازمی ہے کہ "ہر ایسی غیر قانونی سرگرمی جو کمپیوٹر میں محفوظ معلومات کے نقل، تبدیلی، حذف یا ان تک غیر مجاز پہنچ پر مشتمل ہو۔" اسی طرح ایک تعریف یہ بھی کی ہے کہ "معلوماتی دھوکہ جو ڈیٹا سے متعلق غیر قانونی تصرفات اور تغیرات پر مشتمل ہو۔[2]

ہندوستانی ماہر پرشانت مالی سائبر کرائم کی ایک تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

" سائبر کرائم ایک عام اصطلاح ہے جو کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سائبر اسپیس اور ورلڈ وائڈ ویب کے ذریعے کی جانے والی تمام مجرمانہ سرگرمیوں سے عبارت ہے۔"[3]

سائبر کرائم سے مراد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے غیر قانونی سرگرمیاں انجام دینا ہے، جیسے دھوکہ دہی، شناخت چوری، یا رازداری کی خلاف ورزی۔ اس میں خفیہ معلومات چرانا، ان میں ردوبدل کرنا یا نقصان پہنچانا شامل ہے۔ ان جرائم کی سنگینی بڑھ گئی ہے کیونکہ کمپیوٹر تجارت، تفریح اور حکومتی امور کا بنیادی ذریعہ بن چکا ہے۔ سائبر کرائم فرد اور اداروں کی ساکھ اور حفاظت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔

سائبر کرائم کی معروف صورتیں اور اسلامی تعلیمات

انٹرنیٹ اور کمپیوٹر نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے، جس سے طرزِ زندگی، سوچ اور کام کے طریقے بدل گئے ہیں۔ یہ جدید وسائل انسانی کارکردگی میں اضافے اور ابلاغ کے میدان میں انقلاب کا باعث بنے ہیں۔ معلوماتی ٹیکنالوجی نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے، جہاں دور دراز کے لوگ لمحوں میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی جدت نے سماجی و اقتصادی ترقی کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں مگر خطرات بھی بڑھا دیے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق دنیا کی 62 فیصد اور مغربی یورپ کی 94 فیصد آبادی انٹرنیٹ استعمال کر رہی ہے۔ تقریباً 91 فیصد صارفین سمارٹ فون کے ذریعے انٹرنیٹ سے جڑے ہیں۔ تاہم اس سہولت کے غلط استعمال نے سائبر کرائم کو جنم دیا ہے، جن میں ہیکنگ، مالی فراڈ، بلیک

2 ۔۔ رامي وحيد منصور، الجريمة الإلكترونية في المجتمع الخليجي وكيفية مواجهتها (رياض: مجلس التعاون لدول الخليج العربية، 2016)،21

3. Prashant Mali, A Text Book of Cyber Crime and Penalties, 3

میلنگ اور نفرت انگیز مواد کی اشاعت شامل ہیں۔(4)

ہیکنگ (Hacking)

سائبر کرائم کا نام سنتے ہی عام طور پر ذہن میں سب سے پہلے ہیکنگ کا نام آتا ہے۔ ہیکنگ انٹرنیٹ کی دنیا کا ایک بھیانک شعبہ ہے، جس میں سائبر کرائم کے پیشہ ور افراد گھناؤنے مقاصد کے تحت لوگوں کے کمپیوٹر میں موجود معلومات تک غیر مجاز رسائی حاصل کر کے اپنے غلط مقاصد پورے کرتے ہیں۔

.کمپیوٹر وائرس (Computer virus)

کمپیوٹر وائرس کا لفظ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے مناسبت رکھنے والا ہر کوئی جانتا ہے۔ کمپیوٹر وائرس مختلف ذرائع سے کسی بھی کمپیوٹر پروگرام یا مواد تک رسائی حاصل کر کے اس کو برباد کر دیتا ہے۔ کمپیوٹر وائرس اس پروگرام میں اپنی نقول شامل کر کے اس کو بھی وائرس میں تبدیل کر دیتا ہے، اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا کمپیوٹر سسٹم ناکارہ ہو جاتا ہے۔ عام طور پر کمپیوٹر وائرس کسی کے کمپیوٹر سسٹم کو خراب کرنے، ہیک کرنے، شناخت چرانے یا ذخیرہ شدہ اہم مواد اور معلومات کو ضائع کرنے جیسے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حملہ آور ای میل، میسج یا کسی لنک کے ذریعے وائرس کو کمپیوٹر سسٹم تک رسائی دلا کر خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات معلومات ذخیرہ کرنے والے کسی خارجی آلے میں خرابی بھی کمپیوٹر وائرس کی بنیاد بن سکتی ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں کمپیوٹر وائرس کو یوں واضح کیا گیا ہے:

> "کمپیوٹر وائرس، کمپیوٹر پروگرام کوڈ کا ایک حصہ جو خود کو دوسرے ایسے کوڈز یا کمپیوٹر فائلوں میں نقل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اسے عام طور پر کوئی مذاق کرنے والے یا تخریب کار غیر مفید نتیجہ پر اثر انداز ہونے یا ڈیٹا اور پروگرام کوڈ کو تباہ کرنے یا بھتہ خوری کے پروگرام کی صورت میں کسی سے زبردستی بھتہ لینے کے لیے بناتا ہے۔"(5)

شناخت چرانا (Identity theft)

انٹرنیٹ پر شناخت کی چوری سائبر کرائم کی ایک سنگین صورت ہے، جس میں ہیکرز پاسورڈ چوری یا جعلی اکاؤنٹ بنا کر دوسروں کی شناخت استعمال کرتے ہیں۔ یہ عموماً انٹرنیٹ کے بے احتیاط استعمال، ہر لنک پر کلک کرنے اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو محفوظ نہ بنانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے متاثرہ افراد کو مالی اور ذاتی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

> "شناخت کی چوری، جسے شناختی دھوکا دہی بھی کہا جاتا ہے، ایک مجرمانہ عمل ہے جس میں کوئی شخص خود کو کسی دوسرے فرد کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر ایسا اس طرح کیا جاتا ہے کہ مجرم متاثرہ

4۔ لئیق احمد، سائبر کرائم کا تدارک، اکتوبر 2023، https://www.mirrat.com/article/48/1371

5۔The Encyclopedia Britannica, virus, 1068

شخص کی ذاتی معلومات کو غیر قانونی طور پر استعمال کرتے ہوئے نئے مالیاتی کھاتے کھولتا ہے، موجودہ کھاتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، یا دونوں کام بیک وقت انجام دیتا ہے۔"(6)

نان فنجیبل ٹوکن(Non-Fungible Token ((NFT)

این ایف ٹی فراڈ سے مراد وہ دھوکہ دہی کی سرگرمیاں ہیں جو این ایف ٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاروں کو نقصان پہنچانے کے لیے انجام دی جاتی ہیں۔ ان سرگرمیوں میں جعلی این ایف ٹیز کی تخلیق، قیمتوں میں مصنوعی اضافہ، اور سرمایہ کاروں کو دھوکہ دے کر ان کی سرمایہ کاری ہتھیانے جیسے اقدامات شامل ہیں این ایف ٹی (NFT) ایک منفرد ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ ہوتا ہے جو بلاک چین پر محفوظ ہوتا ہے اور کسی خاص ڈیجیٹل یا جسمانی اثاثے کی ملکیت اور صداقت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر این ایف ٹی کا ایک منفرد شناختی کوڈ ہوتا ہے، جو اسے دیگر این ایف ٹیز سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ خصوصیت انہیں بٹ کوائن جیسے فنجیبل کرپٹو اثاثوں سے مختلف بناتی ہے، جو ایک جیسے اور قابل تبادلہ ہوتے ہیں۔ این ایف ٹیز عام طور پر ڈیجیٹل آرٹ، موسیقی، ویڈیوز، یا دیگر ڈیجیٹل مواد کی ملکیت کی نمائندگی کرتے ہیں اس ریسرچ آرٹیکل کے مطابق اس تعریف درج ذیل ہے۔

"ہم نان فنجیبل ٹوکن (NFT) کو ایک ایسے کرپٹو گرافی طور پر منفرد، غیر قابل تقسیم، نا قابل تبدیلی اور قابل توثیق ٹوکن کے طور پر تعریف کرتے ہیں جو کسی مخصوص اثاثے چاہے وہ ڈیجیٹل ہو یا فزیکل کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ نمائندگی بلاک چین پر ہوتی ہے۔"(7)

یہ سائبر کرائم کی مخصوص صورتیں ہیں جن کو اس فن کے ماہروں نے اپنے ذوق کے مطابق کمی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے اب ان صورتوں کے بارے میں ہم اسلامی تعلیمات دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات

انسان فطری طور پر اپنے ہم جنسوں کے ساتھ اکٹھا رہنے کا خوگر ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ سے بنی نوعِ انسان خاندان، بستی، شہر اور ملک آباد کرتے چلا آیا ہے۔ اگرچہ دنیا کے بعض مذاہب میں دنیا ترک کر کے گوشہ نشینی اور تنہائی کی زندگی گزارنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اسلام دنیا ترک کر کے رہبانیت اختیار کرنے کا کوئی تصور نہیں۔ رہبانیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

6. Mali, A Text Book of Cyber Crime and Penalties, 49

7. https://journals.publishing.umich.edu/jep/article/id/2574

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا(8)

ترجمہ: "رہبانیت ان لوگوں کا اپنا اختراع تھا نہ کہ ہم نے ان پر ایسا کچھ لازم نہیں کیا تھا، پھر وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکے۔"

قرآن مجید میں موجودہ دور کے سائبر کرائم کی طرف بھی اصولی طور پر اشارے ملتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ(9)

ترجمہ: "اور مت کھاؤ تم لوگ اپنے مال آپس میں نا جائز طریقوں سے اور نہ ہی تم انہیں (رشوت کے طور پر) لے جاؤ حاکموں کے پاس تاکہ لوگوں کے مالوں کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔"

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر فرماتے ہیں کہ

"باطل طریقوں میں دھوکہ، ناجائز تجارت، جھوٹے دعوے، رشوت، ناحق قبضہ کرنا شامل ہے اور وتدلوا بھا الی الحکام "حاکموں کو رشوت دینا تاکہ فیصلہ اپنے حق میں کرایا جائے"(10)

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر جلالین میں اس آیت کی تفسیر اس انداز میں کرتے ہیں کہ

"لا يأكل بعضكم مال بعض الحرام شرعا كالسرقة والغصب بحكومتها او بالأموال رشوة "

الغرض مال غصب کرنا، چوری کرنا رشوت دینا اور جتنے بھی ناجائز طریقہ کار ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی استعمال کرنا سب شرعاً حرام ہے یعنی اوپر سائبر کرائم میں جتنی صورتیں بیان ہوئی اس آیت کی روشنی میں وہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس سب میں دھوکہ، فراڈ، مال ہتھیانا یہی سب عناصر پائے جاتے ہیں۔

2۔ اسلامی تعلیمات اتنی جامع ہیں کی اور انسان کی پرائیوسی کا خیال رکھتی ہیں جیسا کہ اس کے بارے میں ایک واضح حکم ارشاد فرمایا گیا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا(11)

8۔ القرآن، سورۃ الحدید: 27

9۔ القرآن، سورۃ البقرۃ: 188

10۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، مترجم: مولانا محمد جوناگڑھی (مکتبہ سلامیہ، 2009)، 317/1

11۔ القرآن، سورۃ النور: 27

"اے ایمان والو نہ داخل ہوا پنے گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں نہ داخل ہو یہاں تک کہ اجازت نہ لے لو۔"

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا کہ یہاں پر تستأنسوا سے مراد استیذان ہے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ "حتیٰ تستأنسوا "میں استیناس سے مراد اجازت طلب کرنا ہے بغیر اجازت داخل ہونا گناہ ہے"[12]

اسی طرح معارف القرآن میں اس انداز سے اس آیت کی تفسیر کی گئی ہے کہ:

"اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں جن میں دوسرے لوگ رہتے ہوں خواہ ان کی ملک ہوں یا کرایہ پر ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ اجازت نہ لے لو۔"[13]

ان تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں جس جگہ اس بات کا اتنا اہتمام کیا گیا تو وہاں پر کسی کے کمپیوٹر، موبائل، یا اس کی ذاتی زندگی میں داخل ہونا یا اس سے متعلق دیگر چیزوں میں داخلہ بھی اسی طرح ممنوع ہے۔

3۔اس بارے میں ایک واضح حکم قرآن مجید میں ملتا ہے کہ

وَلَا تَجَسَّسُوا[14]

ترجمہ:"اور تجسس نہ کرو"

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر فرماتے ہیں کہ

"یعنی لوگوں کی باطنی حالت معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو۔"[15]

اس سے معلوم ہوا جو تعلیمات کسی کی باطنی حالت معلوم کرنے سے منع کرتی ہے وہ اس بات کی قطعا اجازت نہیں دے گی کہ ہیکنگ کی جائے شناخت چوری کی جائے، کسی کہ ساتھ فراڈ کیا جائے یا کسی کی پرائیوسی میں دخل اندازی کی جائے قرآن مجید کی تعلیمات میں ان سب چیزوں کی ممانعت ہے اسی طرح احادیث مبارکہ بھی اس بارے میں موجود ہیں۔

1۔کل المسلم علي المسلم حرام دمه و ماله عرضه [16]

12۔ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم،622/3

13۔مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن (کراچی: ادارۃ المعارف،1995)،385/6

14۔القرآن، سورۃ الحجرات:12

15۔ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم،70/5

16۔حافظ ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم (بیت الافکار الدولیہ،1998)، کتاب البر والصلہ، رقم الحدیث:2564، ص1035

ترجمہ: "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے"

اس روایت سے علم ہوتا ہے کہ مسلمان کا مال اسکی عزت سب کی حرمت ہے اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا

2- "ولا تجسسوا ولا تحسسوا"[17]

ترجمہ: "جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو"

اس روایت میں بھی جاسوسی کسی کے عیب تلاش کرنا اس کی کھوج میں رہنا اس کی ممانعت آئی ہے اسی طرح ایک اور روایت میں فرما کہ

3۔"من غشنا فليس منا "[18]

ترجمہ: 'جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

ان سب روایات سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مذکورہ بالا سب چیزوں کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کتنی ممانعت ہے اور انکو کتنا ناپسند کیا گیا ہے۔

دین سے متعلق سائبر کرائم

سائبر کرائم کے عمومی صورتوں میں سے پہلی قسم وہ جرائم ہیں جن کا تعلق دین اور عقیدے سے ہے۔ جرائم پیشہ افراد اور دین مخالف عناصر انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کو دینی اقدار اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی اور معاشرے کو بے راہ روی میں مبتلا کرنے کے لیے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور معاشرے میں بے دینی، بد عقیدگی اور فرقہ واریت کو ہوا دینے اور اخلاقی بحران پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے پاکستان میں فرقہ واریت اور مذہبی منافرت پھیلانے کے اعداد و شمار کے حوالے سے جنگ اخبار کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہے:

> "پنجاب حکومت نے ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے فرقہ واریت اور نفرت انگیز مواد پھیلانے والوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے 87 افراد کے خلاف مقدمات درج کر کے انہیں جیل بجھوا دیا۔ پنجاب حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا نیٹ ورکس کے ذریعے اشتعال انگیز مواد پھیلانے والے افراد کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے اب تک چار ہزار سے زائد ویب سائٹس بلاک کی جا چکیں ہیں جبکہ ان کو چلانے والوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس طرح 87 افراد کے خلاف مقدمات درج کر کے انہیں جیل بجھوا دیا گیا اور 43 افراد کے خلاف تین ایم پی او کے تحت

17۔القشیری، صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، رقم الحدیث 2563، ص 1035

18۔القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 102، ص 68

کاروائی کی گئی ہے، اس طرح 218 افراد کے نام فورتھ شیڈول میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔"[19]

اس بارے میں بھی اسلامی تعلیمات بڑی واضح اور نمایاں ہیں کہ فرقہ واریت نہ پھیلاؤ کسی کو برامت کہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ [20]

ترجمہ: "ان لوگوں کو گالی نہ دو جو پکارتے ہیں اللہ کے علاوہ کو پس وہ گالیاں دینے لگیں گے اللہ کو گالیاں دینا شروع کردیں دشمنی میں بغیر علم کے۔"

اس کی تفسیر میں مولانا اسحاق خان مدنی اپنی تفسیر زبدۃ البیان میں فرماتے ہیں کہ:

"اس میں اہل علم کو یہ اہم اور بنیادی ہدایت ہے کہ مخالفین سے بحث و جدال کے سلسلے میں کہیں شرک کی تردید میں یہ رنگ نہ اختیار کرنے پاؤ کہ مشرکین کہ معبودان باطلہ کو برا بھلا کہو اور وہ اس پر تمہارے برحق معبود کو دشمن بنا کر لاعلمی میں گالیاں بکنا شروع کردیں"[21]

اس کا مطلب کا مذہبی منافرت اور مذہبی اختلافات کو چھیڑنا اسلامی تعلیمات میں بھی منع ہے اور اس طرح کے سائبر کرائم کرنا بھی درست نہیں ایک جگہ اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما "[22] جب بھی جاہل ان سے کلام کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں "سلام" کہ ایمان والوں کی علامت تو یہ ہے کہ وہ جاہلوں سے بحث نہیں کرتے ہیں تو مذہبی منافرت پھیلانا بھی جہالت ہے۔

جان سے متعلق سائبر کرائم

سائبر کرائم کے عمومی صورتوں میں سے دوسری قسم وہ جرائم ہیں جن کا تعلق انسانی جان کو کلی یا جزوی طور نقصان پہنچانے کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان جب انسانیت سے عاری ہو کر سفاکیت اور شیطانیت کے راستے پر چل پڑتا ہے تو اس کے لیے کسی کو جانی نقصان پہنچانے میں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ جان سے متعلق جرائم جس طرح عام زندگی میں واقع ہوتے ہیں، اسی طرح جرائم پیشہ افراد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے بھی یہ جرائم انجام دے رہے ہیں۔

عزت سے متعلق سائبر کرائم

سائبر کرائم کی چوتھی قسم وہ ہے جو انسانی عزت، عفت اور سماجی ساکھ پر حملہ کرتی ہے۔ جرائم پیشہ افراد انتقام یا ذاتی

19۔ فرقہ واریت، روزنامہ جنگ، 7 ستمبر 2024، https://jang.com.pk/news/817535

20۔ القرآن، سورۃ الانعام: 108

21۔ مولانا اسحاق خان مدنی، تفسیر زبدۃ البیان (پلندری آزاد کشمیر: دار العلوم اسلامیہ، 2010)، 196

22۔ القرآن، سورۃ الفرقان: 63

مقاصد کے لیے انٹرنیٹ کے ذریعے دوسروں کو ہراساں کرتے ہیں۔ خاص طور پر خواتین آن لائن ہراسانی کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے لئیق احمد کی رپورٹ بہت چشم کشا ہے:

> "پاکستان میں خاتون گلوکارہ نے ایک مرد گلوکار پر جنسی ہراسانی کا الزام عائد کیا تھا۔ نتیجتاً بارہا غیر حاضری اور ثبوت کی عدم دستیابی پہ الزامات ثابت نہ ہو سکے اور ملزم نے تہمت لگانے والی خاتون پر کیس دائر کیا اور پاکستان کے سائبر قانون کے تحت ان پر cyber stalking, terrorism and defamation کا کیس دائر کیا اور کورٹ نے فیصلہ ان کے حق میں دیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق ہر دس میں سے چار امریکی شہری آن لائن ہراسانی کا شکار ہیں جن میں سے چند شدید نوعیت کی ہراسگی سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ کورونا لاک ڈاؤن کے دوران پاکستان میں آن لائن ہراسگی کیسوں کی رپورٹنگ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا تھا۔"(23)

عقل سے متعلق سائبر کرائم

سائبر کرائم کے عمومی صورتوں میں سے آخری قسم عقل سے متعلق سائبر کرائم ہیں۔ جرائم پیشہ اور ملک وملت کے دشمن باہر کی زندگی کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہماری نوجوان نسل کی ذہنی اور تخلیقی صلاحتیں کو برباد کر رہے ہیں، اور انہیں مختلف قسم کے ذہنی عوارض اور مسائل کا شکار بنا رہے ہیں۔ بالخصوص سوشل میڈیا کا بے تحاشا استعمال نوجوانوں کو شدید ذہنی مسائل سے دوچار کر رہا ہے، اس حوالے سے سنگا پور میں ہونے والی ایک تحقیق قابل غور ہے:

> "2022 میں سنگاپور میں نیشنل یوتھ مینٹل ہیلتھ اسٹڈی کے نام سے تحقیق کا آغاز ہوا تھا جس میں 15 سے 35 سال کی عمر کے افراد کو شامل کیا گیا تھا۔ تحقیق میں اکتوبر 2022 سے جون 2023 کے دوران 2600 افراد کو شامل کر کے ان سے بات چیت کی گئی۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ نوجوان افراد میں انزائٹی سب سے عام ذہنی عارضہ ہے اور 24 فیصد افراد نے اس کی سنگین علامات کو رپورٹ کیا۔ دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھ جانا، سانس چڑھنا، تھکاوٹ اور توجہ مرکوز کرنے میں مشکلات اس کی کچھ عام علامات ہیں۔ ہر 7 میں سے ایک فرد نے ڈپریشن کی سنگین علامات کو رپورٹ کیا اسی طرح 12.9 فیصد افراد نے تناؤ کی سنگین علامات کو رپورٹ کیا تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ 27 فیصد نوجوان سوشل میڈیا ایپس کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجے میں انزائٹی، ڈپریشن اور تناؤ کی سنگین علامات کا خطرہ بالترتیب 1.3، 1.5 اور 1.6 گنا بڑھ جاتا ہے۔

23۔ لئیق احمد، سائبر کرائم کا تدارک، اکتوبر 2023، https://www.mirrat.com/article/48/1371

جن افراد کو اپنی جسمانی ساخت کے حوالے سے خدشات ہوتے ہیں ان میں انزائٹی، ڈپریشن اور تناؤ کا خطرہ بالترتیب 4.3 گنا، 4.9 گنا اور 4.5 گنا زیادہ ہوتا ہے۔"[24]

ان سب کے بارے میں اسلامی تعلیمات بالکل واضح ہیں کہ انسان کی جان، مال، عزت آبرو بالکل محفوظ ہے جیسے اوپر بالکل واضح ہو چکا اور اس کے علاوہ بھی قرآن و حدیث اس سے بھرے ہیں جو حقوق العباد پر زور دیتے ہیں اور اسلام نے تو جانوروں کے حقوق بھی بیان کئے تو انسانوں سے متعلق کتنی احتیاط برتی جاتی ہے۔ اب سائبر کرائم کے اسباب کا جائزہ کہ کن وجوہات کی وجہ سے یہ کرائم رائج ہوتے ہیں

سائبر کرائم کے اسباب

خوف خدا سے بے بہرہ ہونا

سائبر کرائم اور دیگر جرائم کی بنیادی وجہ خوفِ خدا اور آخرت کے ڈر سے غفلت ہے۔ جس معاشرے میں اللہ تعالیٰ کا خوف موجود ہو وہاں جھوٹ، دھوکہ دہی اور بدعنوانی جیسے جرائم کم ہو جاتے ہیں، جبکہ خوفِ خدا نہ ہونے کی صورت میں لوگ موقع ملتے ہی جرم کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

اخلاقی تربیت کا فقدان

سائبر کرائم کی ایک بڑی وجہ گھریلو اور تعلیمی سطح پر اخلاقی تربیت کا فقدان ہے۔ جب والدین اور تعلیمی ادارے بچوں کی کردار سازی پر توجہ نہ دیں تو جرائم پھیلتے ہیں، جبکہ مضبوط اخلاقی تربیت رکھنے والے بچے عام جرائم کی طرح سائبر کرائم سے بھی دور رہتے ہیں۔

حقوق العباد کے حوالے سے لاپرواہی

سائبر کرائم کا تعلق براہِ راست حقوق العباد سے ہے، کیونکہ اس میں دوسروں کو جانی یا مالی نقصان پہنچانے کا پہلو شامل ہوتا ہے۔ شریعت کے مطابق، حقوق العباد میں کوتاہی صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتی بلکہ متاثرہ فرد سے معافی اور نقصان کی تلافی بھی ضروری ہے۔ جہاں معاشرے میں حقوق العباد کا شعور پایا جاتا ہے وہاں سائبر کرائم کم ہوتے ہیں، جبکہ اس شعور کی کمی جرائم میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا بے لگام استعمال

سائبر کرائم کے بڑھنے کی بڑی وجہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ تک بے قابو رسائی ہے۔ جب والدین اور حکومت نگرانی نہیں کرتے تو بچے اور جرائم پیشہ افراد انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرتے ہیں، جس سے معاشرے میں فراڈ، ہراسگی اور دیگر

24۔ سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال، جیو نیوز: خصوصی پروگرام بتاریخ 19 ستمبر 2024۔

جرائم عام ہو جاتے ہیں۔

ان سب چیزوں کو ہم خلاصہ یوں بیان کر سکتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات سے دور ہونے کی وجہ سے یہ سب چیزیں ہمارے معاشرے میں عام ہو رہی ہیں۔ اور اس کے نقصانات آئے روز سامنے آرہے ہیں جن میں بڑے نقصانات یہ ہیں۔

سائبر کرائم کے بڑھتے رجحانات اور نقصانات

انٹرنیٹ اور کمپیوٹر نے انسان کو تیز رفتار ترقی کے مواقع فراہم کیے ہیں، جن سے تعلیم، کاروبار اور سماجی روابط میں آسانیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن ان ہی سہولتوں کے باعث سائبر کرائم معاشرے کے لیے سنگین خطرہ بن گئے ہیں۔ جرائم پیشہ لوگ عوام کی ذاتی معلومات تک رسائی حاصل کر کے انہیں نقصان پہنچاتے اور ہراساں کرتے ہیں۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں سائبر کرائم کی شرح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ قوانین موجود ہونے کے باوجود ان جرائم میں ملوث افراد کو سزا نہ ملنے سے صورتحال مزید خراب ہو رہی ہے۔ اس حوالے روزنامہ جنگ کی ایک رپورٹ پیش کافی حد تک صورتحال واضح کر رہی ہے:

> "ملک میں سائبر کرائم کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے، 3 برس میں 3 لاکھ 86 ہزار شکایات موصول ہوئیں، 4 ہزار سے زائد مقدمات درج جبکہ 178 ملزمان کو سزائیں سنائی گئیں، 367 بری، 48 ہزار 158 انکوائریاں۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ تین برس میں 2 لاکھ 46 ہزار 816 شکایات کی تصدیق کی گئی جبکہ اسی عرصے میں 48 ہزار 158 انکوائریاں کی گیں۔ سائبر کرائم کی جانب سے 4 ہزار 67 مقدمات درج کیے گئے۔"[25]

سائبر کرائم کے بڑھتے رجحانات کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ مختلف قسم کے معاشرتی، معاشی اور اخلاقی نقصانات سے دوچار ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انٹرنیٹ کا محفوظ استعمال ایک مشکل معاملہ بنتا جارہا ہے اور ملک کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی بناء پر سائبر کرائم کا روک تھام اور بیخ کنی عصر حاضر کی ایک بنیادی ضرورت بن چکی ہے۔

سائبر کرائم کے معاشرتی نقصانات

سائبر کرائمز معاشرے کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں مسلسل اضافہ افراد کی لاپرواہی اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے، جو معاشرتی مسائل اور پیچیدگیوں کو جنم دیتا ہے۔ ماضی میں لوگ ایک دوسرے کو وقت دیتے، بات چیت کرتے اور مسائل پر مشورہ کرتے تھے، مگر انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے عام ہونے سے یہ تعلقات کمزور پڑ گئے ہیں۔ اب لوگ خاندان اور بچوں کو وقت دینے کے بجائے ورچوئل دنیا میں مصروف رہتے ہیں، جس سے

25۔ روزنامہ جنگ، 4 اگست 2024ء، https://jang.com.pk/news/1376908

رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں۔ انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور سائبر کرائم کی وجہ سے معاشرتی تعلقات بری طرح متاثر ہو رہے ہیں، جن کے نقصانات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

- نوجوان نسل خصوصاً لڑکیاں سوشل میڈیا پر تصاویر شیئر کر کے ناجائز تعلقات اور جرائم میں پھنس جاتی ہیں۔
- خواتین انجان افراد سے دوستی اور گفتگو کے باعث بلیک میلنگ اور خاندانی مسائل کا شکار ہوتی ہیں۔

سائبر کرائم کے معاشی نقصانات

سائبر کرائم انسانی معاشرت کے ساتھ ملکی معیشت کے لیے بھی سنگین خطرہ ہے۔ جرائم پیشہ افراد انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے لوگوں کو مختلف طریقوں سے دھوکہ دے کر ان کا سرمایہ لوٹتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف افراد کی جمع پونجی ضائع ہوتی ہے بلکہ ملک کی تجارتی اور کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ سائبر کرائم کی وجہ سے ملکی اور عالمی معیشت شدید نقصانات کا شکار ہو رہی ہے۔ یہ جرائم بینکنگ سسٹم کو بھی کمزور کر رہے ہیں اور آن لائن ٹرانزیکشنز میں عوام کا اعتماد ختم کر رہے ہیں۔ ان نقصانات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو عالمی سطح پر ایک بڑے خطرے کی علامت ہے۔ اسٹیو مورگن کی رپورٹ کے مطابق، یہ نقصانات ہوش اُڑا دینے والے اعداد و شمار تک پہنچ چکے ہیں۔

- نوسر باز لوگ انعامات کا لالچ دے کر سادہ لوح عوام کی جمع پونجی لوٹ لیتے ہیں۔
- کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ کا ڈیٹا چرا کر عوام کے بینک اکاؤنٹس سے رقم ہتھیائی جاتی ہے۔

سائبر کرائم کے اخلاقی نقصانات

سائبر کرائمز معاشرت اور معیشت کے ساتھ اخلاق و کردار کے لیے بھی زہر قاتل ہیں۔ سائبر کرائم کے نتیجے میں ملک وملت کے نوجوان دین بے زاری اور اخلاقی پستی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ ہمارا قومی شعور، اخلاقی معیار اور انسانی کردار دن بدن زوال پذیر ہے۔ سائبر کرائم کے اخلاقی نقصانات میں سر فہرست اور نوجوان نسل کی اخلاقی اور روحانی رجحانات کے اعتبار سے انتہائی خطرناک رجحان انٹرنیٹ پر فحش ویڈیوز، تلاش کرنے، دیکھنا اور نشر کرنا کا رجحان ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت زیادہ برائیاں پھیل رہی ہیں، اور نوجوان مختلف قسم کے مسائل کا شکار ہو رہے ہیں۔ بالخصوص نوجوانوں کی اخلاقیات پر انتہائی شدید قسم کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں کی صحت، تعلیم اور عملی زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو رہے ہیں، اور ان تخلیقی اختراعی صلاحیتیں برباد ہو رہی ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں آن لائن فحش مواد دیکھنے کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے۔

نتائج(Result)

اس تحقیقی مطالعے کے نتائج "سائبر کرائمز کی روک تھام اور اسلامی تعلیمات موجودہ دور کے چیلنجز اور ان کا حل" مندرجہ ذیل ہیں:

- سائبر کرائمز میں تیزی سے اضافہ معاشرتی، مالی اور اخلاقی مسائل کو جنم دے رہا ہے۔
- اسلامی تعلیمات چوری، دھوکہ دہی اور ظلم کی ممانعت کر کے سائبر جرائم کے خلاف مضبوط اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔
- اسلامی فقہ کے اصول جیسے امانت داری اور عدل کو سائبر قوانین میں شامل کرنا ضروری ہے۔
- پاکستان میں سائبر کرائمز ایکٹ 2016 مؤثر عملداری اور عوامی آگاہی کی کمی کا شکار ہے۔
- جدید ٹیکنالوجیز کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی سیکیورٹی اقدامات کی ضرورت ہے۔

سفارشات (Recommendations)

- حکومت سائبر کرائم کی تمام اقسام کے لیے سخت اور مؤثر قانون سازی کرے۔
- وفاقی و صوبائی سطح پر سائبر کرائم کی نگرانی اور تفتیش کے لیے خصوصی ادارے قائم کیے جائیں۔
- بین الاقوامی تعاون بڑھا کر عالمی سطح پر سائبر جرائم کے نیٹ ورکس کا خاتمہ کیا جائے۔
- تعلیمی اداروں، میڈیا اور مذہبی پلیٹ فارمز کے ذریعے عوامی آگاہی مہمات چلائی جائیں۔
- اسلامی تعلیمات اور اخلاقی تربیت کو فروغ دے کر ٹیکنالوجی کے جائز استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

کتابیات

- القرآن الکریم
- ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، مترجم: مولانا محمد جوناگڑھی، مکتبہ سلامیہ، 2009
- رامي، وحيد منصور، الجريمة الإلكترونية في المجتمع الخليجي وكيفية مواجهتها، رياض: مجلس التعاون لدول الخليج العربية، 2016
- روزنامہ جنگ، 4 اگست 2024ء، https://jang.com.pk/news/1376908
- سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال، جیو نیوز: خصوصی پروگرام بتاریخ 19 ستمبر 2024۔
- فرقہ واریت، روزنامہ جنگ، 7 ستمبر 2024، https://jang.com.pk/news/817535
- قشیری، حافظ ابوالحسین مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، بیت الافکار الدولیہ، 1998
- لئیق احمد، سائبر کرائم کا تدارک، اکتوبر 2023، https://www.mirrat.com/article/48/1371
- مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، کراچی: ادارۃ المعارف، 1995
- مولانا اسحاق خان مدنی، تفسیر زبدۃ البیان (پلندری آزاد کشمیر: دار العلوم اسلامیہ، 2010)، 196
- https://journals.publishing.umich.edu/jep/article/id/2574
- Mali, Prashant, A Text Book of Cyber Crime and Penalties https://ia800702.us.archive.org/20/items/ATextBookOfCyberCrimeA

ndPenalties/ATextBookOfCyberCrimesAndPenaltiesByAdv.PrashantMali.pdf
- The Encyclopedia Britannica, virus, 1068
- www.cyberdefinitions.com, extracted on April 24, 2025

Al-Qur’ān al-Karīm.

Ibn Kathīr, Ḥāfiẓ ʿImād al-Dīn. *Tafsīr al-Qur’ān al-ʿAẓīm*. Translated by Mawlānā Muḥammad Jōnagṛhī. Maktabah Salāmiyah, 2009.

Rāmī, Waḥīd Manṣūr. *al-Jarīmah al-Iliktrūniyyah fī al-Mujtamaʿ al-Khalījī wa Kayfiyyat Muwājahatihā*. Riyāḍ: Majlis al-Taʿāwun li-Duwal al-Khalīj al-ʿArabiyyah, 2016.

Rōznāmah Jang. “News Report.” August 4, 2024. https://jang.com.pk/news/1376908.

Geo News. *Social Media kā bahut zyādah istiʿmāl*, special transmission, September 19, 2024.

Rōznāmah Jang. “Firqa-Wāriyat.” September 7, 2024. https://jang.com.pk/news/817535.

Qushayrī, Ḥāfiẓ Abū al-Ḥusayn Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Bayt al-Afkār al-Duwaliyyah, 1998.

Laiq Aḥmad. “Cyber Crime kā Tadāruk.” October 2023. https://www.mirrat.com/article/48/1371.

Muftī Muḥammad Shafīʿ ʿUthmānī. *Maʿārif al-Qur’ān*. Karāchī: Idārat al-Maʿārif, 1995.

Mawlānā Isḥāq Khān Madanī. *Tafsīr Zubdat al-Bayān*. Plandri Āzād Kashmir: Dār al-ʿUlūm Islāmiyyah, 2010, 196.

Mali, Prashant. *A Text Book of Cyber Crime and Penalties*. (Publication details incomplete—add city and publisher if available).

The Encyclopedia Britannica. “Virus,” 1068. (Include edition/year if known).

Cyber Definitions. *cyberdefinitions.com*. Accessed April 24, 2025. www.cyberdefinitions.com.